حقیقت میں ایسی ہی ہوتی۔ یہی ہے کمالِ ادب کہ حقیقت کا من مانا عکس نظر آئے بلکہ برعکس بھی!

مجھے کرنل محمد خان کے ان الفاظ کے بعد مزید کسی نقد و نظر کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ کرنل صاحب کہتے ہیں کہ "یہ کوئے ملامت نہیں، کوئے ظرافت ہے جو شہرِ شرافت سے گزرتے ہوئے خانۂ لطافت تک جا پہنچتا ہے۔"

میں نے نجمی صاحب کو بے تکلفانہ خط میں لکھا کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی ہستی میں سے ایک اور سلمٰی یاسمین نجمی برآمد کر لی ہے اور اسے ساری داستان کا کردار بنا دیا ہے، اس کردار کو آپ کہیں ہونق دکھاتی ہیں اور کہیں پیکرِ حکمت ------ اور وہ طرح طرح کے نکتے پیدا کر کے اپنے اردگرد کی کمزوریوں کو ایسے طریقے سے نمایاں کرتی ہیں کہ ہنساتی بھی جاتی ہیں۔ یوں دوسروں کو خوشی کے چند لمحات دینے کے لئے اپنے آپ کو قربانی کا بکرا بنانا بڑی مشکل گھاٹی ہے۔ ویسے یہ ساری بات میں نے اس طرح نہیں لکھی تھی بس زیبِ داستاں کے لئے کچھ اضافہ کر دیا ہے جو خط میں محذوف چھوڑ دیا تھا۔

المختصر کوئے ملامت طنز و مزاح کی صنف میں بالکل ایک نئے انداز کی کتاب ہے اور یہ تخریب کاروں، قاتلوں، ڈاکوؤں اور خیانت کاروں کے دکھی معاشرے میں کتنے ہی ہونٹوں کو تبسم کے پھولوں سے سجا دے گی۔

وفاقی شرعی عدالت کا تاریخ ساز فیصلہ مرتب: جناب ڈاکٹر سید اسعد گیلانی۔ اہتمامِ اشاعت: جمعیت اتحاد العلماء پاکستان، ملتان روڈ، لاہور۔ سفید کاغذ، رنگین سادہ سرورق۔ ۴۸ صفحات۔ قیمت درج نہیں۔

پچھلے دنوں وفاقی شرعی عدالت، پاکستان کے سامنے ۵۶ ممتاز علماء کی طرف سے سود کے حرام ہونے کے بارے میں درخواست پیش کی گئی کہ عدالت فیصلہ دے کہ دستور، حکومت کے نظم اور بنکوں میں سود کا جو لین دین جاری ہے یہ خلافِ اسلام ہے۔ چنانچہ چیف جسٹس جناب ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، جناب جسٹس ڈاکٹر علامہ فدا محمد خان اور جناب جسٹس عبیداللہ خاں پر مشتمل فل بنچ نے ۱۴ نومبر کو بلا خوفِ لومتہ لائم سود اور سود در سود اور بنکوں کے سود اور تمام اشکالِ سود کے ناجائز، خلافِ اسلام اور اس لئے خلافِ دستور ہونے کا فیصلہ سنا دیا جو جنگ مؤرخہ ۱۵ نومبر (لاہور ایڈیشن) میں اس طرح شائع ہوا: